سوال

میری بیوی کا ماموں پچیس برس کا جوان ہے اس کی عادت ہے کہ جب بھی وہ بھانجی کو ملتا ہے اسے اپنے ساتھ لگاتا اور اس کا بوسہ لیتا ہے، میں نے بیوی کو کہا کہ وہ اس کے ساتھ مت لگا کرے اور نہ ہی وہ اسے بوسہ دیا کرے، یا وہ میری غیر موجودگی میں میرے گھر نہ آئے، اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

محرم مردوں کا اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینا مثلاماں یا بہن یا بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اوراسی طرح اگر فتنہ وخرابی کا خدشہ نہ ہو تو پھوپھی یا خالہ کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ بوسہ رحمت و شفقت اور مودت کا ہو نہ کہ لہو لعب اور بطور مزاح چہ جائیکہ یہ بوسہ شہوت کا ہو

اور آدمی کا اپنی چھوٹی عمر کی بھتیجی یا بھانجی کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اگر نوجوان ہو اور پھر شادی شدہ تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح سرایت کرجاتا ہے اور بوسہ لینے سے شہوت انگیخت ہونے یا پھر شیطان اس کے لیے ایسا وسوسہ ڈال سکتا ہے جو جائز نہیں، لیکن اگر بڑی عمر کی ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں

اور جب آدمی بھی جوان ہو اور اس کی بھانجی بھی جوان ہو تو اس حالت میں اس کا بوسہ لینا اور معانقہ کرنا قبیح عمل ہے اور یہ شہوت انگیزی اور شر وفساد کے حصول کی جگہ ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے، اور آپ کی بیوی کو اس سلسلہ میں آپ کی اطاعت کرنی چاہیے، اور آپ کی غیر موجودگی میں اپنے ماموں کا استقبال نہیں کرنا چاہیے، اور اس سلسلہ تساہل اختیار کرنا غیرت میں کمزوری کی دلیل ہے

کتنی ہی خرابیاں اور افسوس و غم حاصل ہوئے ہیں خاص کر اس دور میں جبکہ دین امور میں کمزوری پیدا کرلی گئی ہے اور احتیاط کی قلت پائی جاتی ہے، یہ محرم شخص پر تہمت نہیں بلکہ یہ اس کے لیے خیر و بھلائی میں معاونت ہے، اور اسے فتنہ وفساد اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حمایت ہے شریعت اسلامیہ نے مفاسد یعنی خرابی والی اشیاء کو دور کرنا اور مصلحت کو لانا مقرر نہیں کیا ہے اور فتنہ وفساد کی طرف لے جانے والے طرق کو بند کیا ہے

اور بعض معاشروں میں یہ عادت بن چکی ہے کہ جب نوجوان آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں اس کا انکار کرنا اور انہیں اس سے روکنا ضروری ہے، اور بعض تو اس حدتک جاچکے ہیں کہ جب بھی اپنے محرم کو دیکھتے ہیں تو اس کا بوسہ لیتے ہیں، اور اس سے بھی بری عادت یہ ہے کہ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹی کا بوسہ لیا جاتا ہے، یہ ان عادات میں شامل ہوتی ہے جو مسلمانوں میں باہر سے سرایت کرچکی ہیں

وگرنہ تو مسلمان اس طرح کا ملاپ اور بوسہ سے واقف تک نہ تھے، اور چچا پھوپھی اور خالہ اور ماموں کی بیٹی کا بوسہ لینا تو واضح طور پر حرام ہے اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ سب اجنبی عورتیں ہیں اور یہ محرم نہیں ان کے ساتھ تو مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ ان کا بوسہ لیا جائے

امام ترمذی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایک اپنے بھائی یا دوست کو ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھک جایا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں

اس شخص نے عرض کیا : کیا وہ اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لیا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نہیں"

تو اس شخص نے عرض کیا : کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کیا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جی ہاں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2728) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذی میں حسن قرار دیا ہے

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

نوجوانوں میں ایک عادت ہے کہ وہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسری کے رخسار کا بوسہ لیتا ہیں ، اور یہ عادت علماء کے ساتھ مساجد میں اور اساتذہ کے ساتھ کلاس روم میں بھی عام ہو چکی ہے ، تو کیا یہ سنت کے مخالف ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ، یا یہ بدعت اور معصیت و گناہ ہے یا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" ملاقات کے وقت تو السلام علیکم کہنا اور ہاتھ سے مصافحہ کرنا مشروع ہے ، اور اگر یہ ملاقات سفر کے بعد ہو تو اسی طرح معانقہ بھی مشروع ہے ؛ کیونکہ حدیث میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ :

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام آپس میں ملتے تو وہ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے ، اور جب سفر سے واپس آتے تو وہ معانقہ کیا کرتے تھے "

رہا رخسار کا بوسہ لینے کا مسئلہ تو ہمارے علم کے مطابق تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (128/24) .

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو اپنے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

118395